(حصہ دوم)

مختصر جوابات

سوال نمبر ۲

جواب:

آب و ہوا کا انسانی زندگی پر اثر:

جس طرح خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔ اسطرح آب وہوا کا انسانی زندگی پر بہت اثر ہوتا ہے۔

جسطرح ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سرد علاقوں کے لوگ چاق و چوبند، مضبوط ہوتے ہیں اور محنت کش ہوتے ہیں۔ اس میں امریکہ کی مثال کوتے ہیں۔ جہاں لوگ گورے رنگ کے ہوتے ہیں۔

KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA

اگر ہم سری لنکا اور بنگلہ دیش کے لوگوں کو دیکھیں تو وہ سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں اور اتنے محنت کش بھی نہیں ہوتے۔ اور پاکستان کے لوگ گندمی رنگ کے ہوتے ہیں اور بہت محنت کش ہوتے ہیں۔

پیشہ:

آب و ہوا کا پیشوں پر بھی بہت اثر ہوتا ہے جیسا کہ کم بارش والے علاقے کے لوگ گلہ بانی کرتے ہیں۔ اور زیادہ بارش والے علاقے کے لوگ زراعت سے منسلک ہوتے ہیں۔

خوراک:

آب و ہوا کا انسانی خوراک پر بھی بہت اثر ہوتا ہے۔ سرد علاقوں والے لوگ گوشت اور مچھلی کھاتے ہیں۔ تاکہ خود کو گرم رکھ سکیں۔ اور گرم علاقوں والے لوگ سبزیاں کھاتے ہیں۔ پاکستان میں گندم کی روٹی اور چاول کھایا جاتا ہے۔

رہن سہن:

آب و ہوا کا رہن سہن پر کافی اثر ہوتا ہے۔ سخت گرمی والے علاقے میں لوگ باریک اور ہلکا لباس پہنتے ہیں۔ اور سرد علاقوں کے لوگ بھاری اور موٹا لباس پہنتے ہیں۔

سوال نمبر ۳:

جواب:

پاکستانی ثقافت کی خصوصیات:

پاکستان ثقافت کی کئی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

مذہب:

پاکستان میں اکثر لوگ مسلمان ہیں اور یہی مذہب اسلام کی کڑی ہی ہے جس نے یہاں کے لوگوں کو محبت، دوستی اور بھائی چارے

کے رشتے میں باندھا ہوا ہے۔ ایک صوبے کے لوگ دوسرے صوبے کے لوگوں کے ساتھ مل جُل کر رہتے ہیں اور رشتہ داریاں بھی کرتے ہیں۔

مخلوط ثقافت:

پاکستانی ثقافت ایک مخلوط ثقافت ہے۔ مطلب یہاں مختلف قوموں، نسلوں، تہذیبوں کے لوگ آباد ہیں۔ کوئی ایرانی ہے کوئی تورانی ہے کوئی یونانی ہے۔ تو کوئی عربی ہے۔

مرد و عورت:

مرد گھر کا سربراہ ہوتا ہے۔ باہر کے معاملات گھر کا مرد سنبھالتا ہے۔ جبکہ عورت گھر کے اندر سارا نظام سنبھالتی ہے۔ گھر میں حاکمیت عورت کو حاصل ہوتی ہے۔ گھر سنبھالنا اور بچوں کی اچھی تربیت کرنا عورت کی ذمہ داری ہے۔ اور عورت کو تعلیم حاصل کرنے، نوکری کرنے، وراثت میں حق مانگنے کی

اجازت ہے۔ اور شادی میں بھی عورت کی
رضامندی لازمی ہے۔

سوال نمبر ۵

جواب:

رفاہ عامہ کے لیے اقدامات:

حضرت عمر (رضہ) نے اپنی زندگی رفاہ عامہ کے کاموں کے لیے وقف کر دی تھی۔ انھوں نے تاریخ میں مثال قائم کی۔ انھوں نے ضرورت مندوں کے لیے وظیفہ مقرر کی۔ اور محتاجوں اور معذوروں کے لیے تنخواہیں بھی مقرر کیں۔ جنکا خرچ انھیں بیت المال سے دیا جاتا تھا۔ انھوں نے مہمان خانے بھی بنوائے۔ جس سے مسافروں کو کھانا کھلایا جاتا تھا۔ اور یہ خرچ بھی بیت المال سے لیا جاتا

تھا۔ غریبوں کے لیے لنگر خانے بھی بنوائے۔
جہاں غریب کھانا کھانے آتے تھے۔ یتیم
اور بے سہارا بچوں کا حضرت عمر (رضہ) بہت
خیال رکھتے تھے۔ بچے کی پیدائش پر
اسکا وظیفہ مقرر کر دیا جاتا تھا۔ حضرت
عمر (رضہ) نے تاریخ میں پہلی مرتبہ سرکاری
ملازمین کے لیے پنشن کا نظام رائج کیا۔
حضرت عمر (رضہ) نے آمدورفت کو بہتر بنانے
کے لیے نہریں بھی کھدوائیں۔

سوال نمبر ۷

جواب:

مغربی طرز جمہوریت:

مغربی طرز
جمہوریت متحدہ ہندوستان میں قابلِ عمل
اس لیے نہیں تھی۔ کیونکہ ہندوستان
میں اس وقت دو قومیں آباد تھیں۔

ایک ہندو اور دوسری مسلمان۔ ہندو اکثریت
میں تھے۔ اور مسلمان اقلیت میں تھے۔
اگر مغربی طرز جمہوریت متحدہ ہندوستان
میں قابل عمل ہوتی۔ تو مسلمان تو
ہمیشہ کے لیے ہندوؤں کے غلام بن
کر رہ جاتے۔ مسلمانوں کو مغربی طرز
جمہوریت سے کوئی اختلاف نہیں تھا۔
بس وہ تو چند انتہا پسند ہندوؤں
کے مسلمانوں کی طرف منفی سوچ دیکھ
کر اپنے مستقبل کے بارے میں فکر مند تھے۔

6

سوال نمبر ۸

جواب:

قومی یکجہتی:

قومی یکجہتی سے مراد یہ
ہے کہ جب ایک ملک اور ایک جگہ رہنے
والے لوگ جنکا تعلق مختلف فرقوں،

قوموں، تہذیبوں سے ہو اور وہ آپس میں قومی مفاد کے لیے کام کرے۔ تو یہ قومی یکجہتی کہلاتی ہے۔ بہت سے عناصر ایسے ہیں۔ جو قومی یکجہتی کو تباہ کر دیتے ہیں۔ جن میں جمہوری نظام کا کمزور ہونا۔ کوئی باقاعدہ آئین موجود نہ ہو اور لوگوں کی غلط ترجیحات۔ غیر منصفانہ معاشی نظام اور کچھ اور عناصر جو قومی یکجہتی کو دیمک کی طرح چاٹ جاتے ہیں۔

سوال نمبر 4

جواب:

خارجہ پالیسی:

خارجہ پالیسی کسی بھی ملک کی پالیسیوں کے اس حصے کا نام ہے۔ جس کی بنیاد پر ایک ملک دوسرے ملک کے ساتھ تعلقات

استوار کرتا ہے۔

خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول:

خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول درج ذیل ہیں۔

(1) اپنی آزادی اور خودمختاری کا تحفظ۔
(2) دوسروں کی آزادی، خودمختاری اور اقتدار کا احترام۔
(3) دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں دخل دینے سے گریز۔
(4) بین الاقوامی تعلقات قائم کرتے وقت غیر جانبداری کے اصولوں پر عمل۔
(5) فرقہ واریت کا خاتمہ۔
(6) بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ۔
(7) منصفانہ معاشی نظام کا قیام۔
(8) جنوبی ایشیاء کے باقی ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کے لیے کوشش کی جائے۔

حصہ سوم

مفصل جوابات

سوال نمبر ۴

جواب:

پاکستان کا محلِ وقوع:

پاکستان 14 اگست 1947ء کو دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔ پاکستان کی کل آبادی 796096 مربع کلومیٹر ہے۔ لیکن اگر شمالی اور قبائلی علاقہ کو بھی ملا لیا جائے۔ تو یہ آبادی 868591 مربع کلومیٹر بنتی ہے پاکستان کے شمال میں ہمالیہ اور قراقرم کے پہاڑی سلسلے ہیں۔ شمال مغرب میں افغانستان اور مغرب میں ایران واقع ہے۔ شمال مشرق میں جموں و کشمیر اور مشرق میں بھارت واقع ہے۔ جو آبادی کے لحاظ سے دوسرا بڑا ملک ہے۔

محل وقوع کے لحاظ سے پاکستان کی اہمیت:

خاکہ:

- اہم خطے میں
- دنیائے اسلام کے وسط میں
- عظیم طاقتوں کی ہمسائیگی
- بندرگاہیں
- ایٹمی طاقت
- آبادی

6½/8

(1) اہم خطہ:

پاکستان ایک اہم خطے میں واقع ہے۔ اگر پاکستان کی اہمیت نہ ہوتی تو روس جیسی سپرپاور اور امریکہ جیسی بڑی طاقتیں کبھی بھی پاکستان کے وزیراعظم کو اپنے ملک آنے کی دعوت نہ دیتے۔ پاکستان کے گرد سرسبز و شاداب

وادیاں، جنگلات، دریا، پہاڑ پاکستان کی اہمیت کو بڑھا رہے ہیں۔

(ii) دُنیائے اسلام کے وسط میں:

پاکستان دُنیائے اسلام کے وسط میں واقع ہے۔ یعنی اسکے اردگرد اسلامی ممالک موجود ہیں۔ پاکستان کے شمال میں وسطی ایشیائی اسلامی ممالک موجود ہیں۔ جو قدرتی ذخائر سے مالا مال ممالک ہیں۔ یہ بھی پاکستان کی اہمیت کو بڑھا رہے ہیں۔

(iii) عظیم طاقتوں کی ہمسائیگی:

روس اور چین جیسی عظیم طاقتیں پاکستان کے ہمسایہ ممالک ہیں۔ چین کے ساتھ تو پاکستان کے کئی معاہدے بھی ہو چکے ہیں۔ دفاعی معاہدے بھی ہوئے ہیں۔ اور چین اور پاکستان کے درمیان ایک سڑک بھی بنائی گئی ہے۔ جو شاہراہ قراقرم کہلاتی ہے۔

(١٧) **بندرگاہیں:**

پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔ جہاں کراچی کی مشہور بندرگاہ واقع ہے۔ اور چین کی مدد سے بھی گوادر کی ایک بندرگاہ بنائی گئی ہے۔ جو کہ جنوبی ایشیاء اور امریکہ میں تجارت کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے۔

(٧) **ایٹمی طاقت:**

پاکستان ایک عظیم ایٹمی طاقت ہے۔ جو کہ بھارت کی وجہ سے بنا۔ کشمیر کے مسئلے کی وجہ سے پاکستان ایٹمی طاقت بنا۔ حال ہی میں کارگل کا واقع ہوا۔ جس سے پاکستان کی ایٹمی طاقت ہونے کا ثبوت ملا۔ اور یہ پاکستان کی اہمیت کو بڑھا رہا ہے۔

(N1) **آبادی:**

پاکستان کی آبادی میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پاکستان کی آبادی 16 کروڑ ہے۔ جس میں اب اور بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ زیادہ آبادی کی وجہ سے پاکستان کو جرم کا مرکز بن رہا ہے۔ اسکی اہمیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(سوال نمبر ۳)

جواب:

پاکستانی شہری کے فرائض:

خاکہ:

- قوم سے وفاداری
- قانون کا احترام
- ووٹ کا صحیح استعمال
- ٹیکسوں کی ادائیگی
- تعلیم

محنت

دوسروں کے حقوق کا احترام

(i) قوم سے وفاداری:

ایک اچھے شہری کا فرض ہے کہ وہ قوم سے وفاداری کرے۔ اور کوئی ایسا کام نہ کرے جو قوم سے غداری کے زمرے میں آئے۔

(ii) قانون کا احترام:

سب سے اہم فرض یہ ہے کہ قانون کا احترام کیا جائے۔ حکومت ہمارے لیے جو قوانین بنائے۔ ہمیں ان پر سختی سے عمل کرنا چاہیئے۔ اگر ہم قانون کا احترام کریں گے تو معاشرے میں خوشحالی آئے گی۔ اور کامیابی آئے گی۔ اور فضا خوشگوار ہو گی۔

(iii) ووٹ کا صحیح استعمال:

ووٹ کا صحیح استعمال کیا جائے۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ ایسے شخص کو ووٹ دیا جائے جو کہ ووٹ دینے کا حق رکھتا ہو۔ مطلب معاشرے میں لوگوں کی خدمت کرے اور عوام کے لیے پیش پیش ہو۔

(iv) ٹیکسوں کی ادائیگی:

ہر شہری پر جو ٹیکس عائد کیا جائے وہ اُسکی ادائیگی کرے۔ کیونکہ اگر شہری ٹیکس کی ادائیگی کرینگے تو حکومت عوام کے لیے مختلف منصوبوں کا انتظام کرے گی۔ لیکن اگر ٹیکس کی ادائیگی نہیں کرینگے تو کوئی منصوبہ اپنے اختتام کو نہیں پہنچے گا۔

(v) تعلیم:

تمام شہریوں کا یہ فرض ہے خواہ مرد ہو یا عورت اُن پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ کیونکہ جب

شہری تعلیم یافتہ ہونگے تو ملک ترقی کرے گا۔ اور اپنے لیے غلط اور صحیح کا فیصلہ بھی کر سکے گا۔

(۷۱) محنت:

محنت بھی اچھے شہری کے فرائض میں آتا ہے۔ اگر معاشرے کے لوگ محنت کرینگے تو ایک کامیاب اور مضبوط معاشرہ بن کر اُبھرے گا۔ اور اللہ بھی محنت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ محنت سے کمائی گئی روزی میں اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالتا ہے۔

دوسروں کے حقوق کا احترام:

پاکستانی شہری ہونے کے ناطے یہ فرض بھی ہے۔ کہ دوسروں کے حقوق کا احترام کیا جائے۔ کسی کے حق پر ناجائز قبضہ نہ کیا جائے۔

B.I.S.E.
THE END